59897 ـ كفار ممالك ميں جانا سير و سياحت سٹى ملازمت كا حكم

سوال

ميں كامرس كالج ميں فائنل ائير كا طالب علم ہوں، ميں دو اہداف كے حصول كے ليے اپنى تعليم جلد از جلد ختم كرنا چاہتا ہوں:

1 ـ تاكہ خاندان كے اہم اور جلدى والے معاملات سرانجام دے سكوں.

2 ـ اپنى زندگى كا منصوبہ شروع كر سكوں. اب ميرے سامنے دو پيشكشيں ہيں:

1 ـ آئندہ گرميوں كى ابتدا ميں ايك پر كشش تنخواہ پر ايك سياحتى علاقے ميں ملازمت (يہ ميرے تخصص سے دور ہے).

2 ـ كسى يورپى ملك ميں جا كر باعتماد علم حاصل كروں، اور تعليم كے ساتھ ساتھ وہاں كوئى بھى ملازمت كر كے اس تعليم كے اخراجات پورے كروں اور اس كے علاوہ اپنا ہدف بھى پورا كروں.

آپ سے گزارش ہے كہ ان دو ميں سے كسى ايك كو اختيار كرنے ميں مجھے كوئى نصيحت كريں، ليكن يہاں يہ ياد ركھيں كہ دونوں ميں ہى ايك مشكل درپيش ہے وہ يہ كہ ميں غير شادى شدہ اور جوان ہوں، مجھے فتنہ ميں پڑنے كا خدشہ ہے، ليكن ميرا سوال يہ ہے كہ يورپى معاشرے ميں دين پر عمل پيرا نوجوان كس طرح زندگى بسر كر سكتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ كے شكر گزار ہيں اور آپ كى قدر كرتے ہيں كہ آپ رزق حلال كمانے اور مشورہ طلب كرنے كى حرص ركھتے ہيں، اور اسى طرح آپ كو اس بات كى بھى حرص ہے كہ اپنے گھر والوں كے مطالبات اور امور بھى پورے كريں، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ آپ كو اس چيز كى توفيق عطا فرمائے جس ميں آپ كى دنيا اور آخرت كى سعادت ہے.

دوم:

اس ليے كہ آپ كامرس كالج ميں تعليم حاصل كر رہے ہيں تو آپ كو كوئى مباح اورحلال ملازمت تلاش كرنى چاہيے؛ كيونكہ اس طرح خصوصى شعبوں ميں حلال كام اور ملازمت كى فرصت بہت ہى قليل اور شاد و نادر ہى ملتى ہيں، عام كمپنياں اور ادارے اس وقت سودى كاروبار يا پھر انشورنس وغيرہ دوسرے حرام كاروبار كرتے ہيں، جس ميں اكاؤنٹنٹ

کی ملازمت کرنے والا شخص ان کے اس گناہ اور ظلم و زیادتی میں معاون شمار ہوتا ہے.

سوم:

یورپی ممالك کا سفر کرنا انسان کے دین اوراس کے اخلاق کے لیے خطرناك ہے، وہاں جا کر بسنے والوں میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے دین اور اپنے اخلاق کی حفاظت کر سکے ہیں، اور اسے ضائع نہیں کیا کیونکہ اس کا سبب واضح ہے جو یہ کہ ان ممالك میں کفریہ اور باطل مذاہب کے افکار بہت عام ہیں، اور سلوکیات و اخلاقیات میں بھی انحراف اور فحاشی و عریانی عام پائی جاتی ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں رہی حتی کہ ان کفار کے بعض دانشور حضرات بھی انہیں اس کے انجام سے ڈرانے لگے ہیں.

اس لیے ہماری پرحکمت شریعت اسلامیہ نے مسلمان شخص پر کفار کے علاقے اور ممالك میں بود وباش اختیار کرنا حرام کیا ہے، اس کی تفصیل اور حکم کئی ایك جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ سوال نمبر (10338) اور (14235) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جو شخص ان یورپی اور کفریہ ممالك جانے پر مجبور ہو یا اسے وہاں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے کچھ شروط ہیں جن کا ہونا ضروری ہے تا کہ اس کے لیے یہ سفر مباح اور جائز ہو سکے، ذیل میں اہم ترین شرطیں بیان کی جاتی ہیں:

اس کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے جس سے وہ اپنے آپ کو شبہات میں پڑنے سے بچا سکے.

اور اس کا دین قوی اور مضبوط ہو تا کہ وہ اپنے آپ کو شہوات سے دور رکھے اور بچا سکے.

اور اگر وہ اپنے آپ کو شہوات سے نہیں بچا سکتا تو پھر اسے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جانا ضروری ہے.

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ غیر شادی شدہ ہیں، اور آپ کو فتنہ میں پڑنے کا بھی خدشہ ہے، تو پھر آپ کو اس طرح کا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس میں آپ کے دین کو بھی خطرہ ہے.

چہارم:

ساحلی اور سیاحتی علاقے میں ملازمت کرنا جو آپ کے تخصص سے دور ہے، بلا شك یہ ملازمت کفریہ ممالك میں جانے سے بہتر اور اچھا ہے لیکن آپ کو درج ذیل امور کا خیال کرنا ضروری ہے:

1 ـ یہ کہ اس کام کی نوعیت حلال ہو.

2 ـ وہ كام اور ملازمت فتنہ و فساد والى جگہ سے دور ہو، مثلا وہ مرد و عورت كے اختلاط والى جگہ نہ ہو، يا پھر وہ علاقہ سياحتى ہونے كى بنا پر فسق و فجور كا محور نہ ہو.

3 ـ آپ كے كام ميں ان سياحوں كے ساتھ معاونت نہ ہوتى ہو جو برائى اور بے حيائى كرتے ہيں، كيونكہ اس طرح آپ ان كے گناہ ميں ان كے ساتھ شريك ہونگے.

اس ليے جب مندرجہ بالا امور اور خطرات سے آپ كى ملازمت خالى ہو تو ان شاء اللہ اس ميں كوئى حرج نہيں ہے.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو توفيق اور سيدھى راہ نصيب فرمائے.

اور آپ كا يہ سوال كہ:

دين اسلام پر عمل پيرا نوجوان يورپى معاشرے ميں كيسے زندگى بسر كر رہے ہيں ؟

تو بلاشك و شبہ انہيں بہت سى مشكلات كا سامنا ہے، اور ان ميں سے بہت سارے تو ان ممالك ميں آنے پر نادم اور پشيمان ہيں، اور آپ كو ان كى بہت سى مشكلات اسى ويب سائٹ پر ان كى طرف سے كيے گئے سوالات ميں بھى مل جائينگى.

ليكن اس كے ساتھ ساتھ ہم يہ انكار نہيں كرتے كہ وہ اپنے دين پر سختى سے عمل پيرا بھى ہيں، بلكہ بعض نوجوانوں كے ليے تو وہاں كا سفر اختيار كرنا اس كے ليے خير و بہترى كا باعث بنا ليكن اس طرح كے افراد بہت ہى قليل ہيں.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں اور مسلمانوں كو اپنے دين اسلام پر ثابت قدم ركھے حتى كہ اسى دين اسلام پر ہى ہميں موت نصيب ہو.

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے.

واللہ اعلم .